آپ کے مسائل کا شرعی حل

دارالافتاء معہد الخلیل الاسلامی

بارش کا پانی اگر کپڑوں پر لگ جائے

سوال بارش کا پانی اگر کپڑوں پر لگ جائے تو کپڑے پاک ہیں یا ناپاک خاص کر روڈ پر ٹھہرے ہوئے پانی یا بازار میں ٹھہرے ہوئے پانی کا حکم کیا ہے۔مفتیان کرام رہنمائی فرمائیں؟

(محمد جنید)

جواب

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ بارش کا چلتا ہوا پانی یا روڈ اور بازاروں میں بارش کا ٹھہرا ہوا پانی اگر کپڑوں پر لگ جائے۔تو کپڑے پاک ہیں،تاہم احتیاط اس کو دھولینے میں ہے،ہاں اگر کپڑوں پر صاف اور کھلی طور پر نجاست دکھائی دے یا اس کے اندر گٹر کا پانی ملا ہوا ہو،جس کا اثر ظاہر ہو،تو پھر اس کا دھونا ضروری ہے۔

لمافی الدر المختار مع رد المحتار:

وطين شارع وبخار نجس، وغبار سرقين، ومحل كلاب، وانتضاح غسالة لا تظهر مواقع

Scanned with CamScanner

قطرها في الإناء عفو مطلب في العفو عن طين الشارع: والحاصل أن الذي ينبغي أنه حيث كان العفو للضرورة، وعدم إمكان الاحتراز أن يقال بالعفو وإن غلبت النجاسة ما لم ير عينها لو أصابه بلا قصد وكان ممن يذهب ويجيء، وإلا فلا ضرورة.

(كتاب الطهارة، باب الانجاس، ج:1، ص:324، 325، ط:سعيد)

ولما في البحر الرائق شرح كنز الدقائق:

. يمشي في السوق فتبتل قدماه بماء رش به السوق فصلى لم يجزه؛ لأن النجاسة غالبة في أسواقنا وقيل يجزئه وعن أبي نصر الدبوسي طين الشارع ومواطئ الكلاب فيه طاهر، وكذا الطين المسرقن وردغة طريق فيه نجاسة طاهرة إلا إذا رأى عين النجاسة.

(كتاب الطهارة، باب الانجاس، ج:1، ص:409، ط:رشيدية)

ولما في النهر الفائق شرح كنز الدقائق:

وما ترشرش من السوق عليه لو صلى به لم يجزه لغلبة النجاسة في اسواقنا، وقيل يجزئه، وعن الدبوسي طين الشارع ومواطن الكلاب طاهر، وكذا الطين المسرقن وردغة طريق فيه نجاسة الا اذا راى عين النجاسة.

(كتاب الطهارة، باب الانجاس، ج:1، ص:149، ط، قديمی كتب خانه)

فقط واللہ اعلم

کتبہ: احسان اللہ حمید

مصنوعی پلکیں، مصنوعی ناخن، ویکس اور لیزر کا حکم

سوال 1--مفتی صاحب! کیا آرٹیفیشل (Eyelashes) اور ناخن (Nails) لگانا جائز ہے؟

2--عورتوں کے لیے اپنے پورے جسم کے بال Wax یا لیزر سے ہٹانے کا کیا حکم ہے؟

(سائلہ: عظمیٰ رضوان)

جواب

الجواب حامداً ومصلیاً

1-- واضح رہے کہ عورت بطور زینت اپنے شوہر کے لیے مصنوعی پلکیں یا ناخن لگا سکتی ہے، البتہ وضو اور

غسل میں ان کا اتارنا ضروری ہوگا، تاکہ پانی کے نیچے تک پہنچنے میں مانع نہ ہو۔

لمافی الفتاوی الهندية:

ولا بأس للنساء بتعليق الخرز في شعورهن من صفر أو نحاس أو شبة أو حديد ونحوها للزينة والسوار منها.

(كتاب الكراهية، باب الزينة واتخاذ الخادم للخدمة، ج: 5، ص: 439، ط: دار الكتب العلمية)

ولمافی الدر المختار مع رد المحتار:

(و) لا يمنع (ما على ظفر صباغ و)... قيل ان صلبا منع وهو الاصح.

2-- واضح رہے کہ عورت کے لیے غیر فطری بالوں کو مثلاً داڑھی مونچھ کلائی، ویکس یا لیزر سے ہٹانا جائز ہے، البتہ اس میں بلاضرورت تکلیف ہے، اس کی جگہ کریم یا پاؤڈر کے ذریعے بالوں کو ہٹانا بہتر ہے اور پھر وہ جگہ جو ستر ہے اس میں کسی دوسرے سے بال بلاضرورت شرعیہ کے صاف کرانا جائز نہیں ہے سوائے خاوند کے۔

لمافی رد المحتار:

(قوله والنامصة إلخ) ذكره في الاختيار أيضا وفي المغرب.

النمص: نتف الشعر ومنه المنماص المنقاش اهـ ولعله محمول على ما إذا فعلته لتتزين للأجانب، وإلا فلو كان في وجهها شعر ينفر زوجها عنها بسببه، ففي تحريم إزالته بعد، لأن الزينة للنساء مطلوبة للتحسين، إلا أن يحمل على ما لا ضرورة إليه لما في نتفه بالمنماص من الإيذاء. وفي تبيين المحارم إزالة الشعر من الوجه حرام إلا إذا نبت للمرأة لحية أو شوارب فلا تحرم إزالته بل تستحب اهـ، وفي التتارخانية عن المضمرات: ولا بأس بأخذ الحاجبين وشعر وجهه ما لم يشبه المخنث اهـ ومثله في المجتبى تأمل.

فقط واللہ اعلم

کتبہ: احسان اللہ حمید

نماز میں جان بوجھ کر واجب چھوڑ دینا

سوال عادةً ترکِ واجب سے نماز کا کیا حکم ہے؟ یعنی ایک شخص قومہ اور جلسہ چھوڑنے کا عادی ہے تو کیا اس شخص کی نماز سجدہ سہو سے درست ہو جائے گی یا عادةً ترکِ واجب عمداً کے قبیل میں سے ہے جو کہ سجدہ سہو سے درست نہیں ہوتی؟

(سائل: محمد خبیب)

جواب

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ عادةً واجب کو چھوڑتے رہنا عمد کے قبیل سے ہے، اور عمداً واجب کو چھوڑنے سے سجدہ سہو کے ذریعے تلافی نہیں ہوتی، لہٰذا صورت مسئولہ میں عادةً واجب کو چھوڑنے والے پر نماز کا اعادہ واجب ہوگا، تاہم فرض اس کا ادا ہو چکا ہے لہٰذا توبہ واستغفار کرتا رہے۔

لما فی الدر المختار مع رد المحتار:

فلا سهو فی العمد، وفی الشامية: فلم یکن السجود لترک واجب عمداً.

(کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ج:2، ص:80، ط:سعيد)

ولما فی الفقه الاسلامی وادلته:

ولا يشرع سجود السهو في حالة العمد، لما رواه الطبراني عن عائشة: »من سها قبل التمام، فليسجد سجدتي السهو قبل أن يسلم«، فعلق السجود على السهو، ولأنه يشرع جبراناً للنقص أو الزيادة، والعامد لا يعذر، فلا ينجبر خلل صلاته بسجوده، بخلاف الساهي.

(کتاب الصلاة، انواع خاصة من السجود وقضاء الفوائت، ج: 2، ص: 1105، ط: دار الفكر المعاصر)

فقط واللہ اعلم
کتبہ العبد
احسان اللہ حمید

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
مفتی سعید احمد	مفتی محمد سلمان یٰسین	مفتی محمد مدنی

Scanned with CamScanner